ایک درجہ اور مقام ہے، اس لیے ایسے آدمیوں کی نشان دہی انگلی رکھ کر کرنا، صرف ظن و تخمین پر مبنی ہو گا۔ یہ نہ مناسب ہے نہ ممکن۔ اس میں بہت فتنوں کے امکانات بھی ہیں۔

حدیث کا مقصد ایسے لوگوں کی نامزدگی کی جستجو کرنا نہیں، خود ویسا بننے کے لیے کوشاں رہنے کی ترغیب دینا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کی فکر کرے، اور جو اس مطلوب معیار کے قریب بھلے لوگ نظر آئیں، ان سے دوستی و محبت کا رشتہ استوار کرے۔

کافی دفعہ آپ کی گفتگو اور تحریروں سے استفادہ کیا، اور غلط فہمیوں کے ازالہ کے لیے بہت مفید پایا۔ اسی لیے آپ سے مخاطب ہوں۔ امید ہے شفقت سے متوجہ ہوں گے۔ کیا اقامت دین یا تحریک اسلامی کے کام کے سلسلے میں وقت اور فرصت کے لحاظ سے ناموزوں اور ایمان و تقویٰ کے لحاظ سے متصادم، ذریعہ روزگار ترک کرنا درست ہو گا، جبکہ اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ روزگار بھی نہ ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری اور کم ہمتی کا تصور تو نہ ہو گا؟ میں کافی عرصہ سے بے روزگار ہوں۔ کیا اسے اپنے اللہ کی طرف سے عملوں کی ابتلا یا سرزنش جانوں یا تقدیر کا نوشتہ سمجھ کر قبول کر لوں؟ کیا ان معاملات میں انسان کو قدرت حاصل ہے کہ اپنے پلاننگ اور بہتر کام سے انھیں بدل سکے۔

۱۔ فقر و افلاس، انسان کو کفر تک لے جا سکتا ہے۔ اس لیے میری دانست میں جب تک متبادل حلال ذریعہ معاش کا معقول امکان نہ ہو، آپ غلط روزگار ترک نہ کریں، اِلاّ یہ کہ اپنے حالات، استقامت اور امکانات کو دیکھتے ہوئے آپ اپنے اندر ہر قسم کی صورت حال سے نپٹنے کی صلاحیت اور عزیمت پاتے ہوں۔ بعض جیّد علما کا فتویٰ یہی ہے۔

ہاں، جب تک ذریعہ معاش غلط رہے، دل میں اس کی خلش رہے، اس پر ندامت رہے، اس پر استغفار کریں، اور اس کو چھوڑنے کے لیے کوشاں بھی رہیں۔ کسی لمحہ بھی اس کو خوش گواری سے برداشت کرنا شروع نہ کر دیں۔

۲۔ مصیبت ہو یا نعمت، یہ اللہ کی جانب سے آزمایش ہے، اور حیاتِ اُخروی میں فوز و فلاح کا ذریعہ۔ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ مومن کا معاملہ بھی خوب ہے۔ نعمت ملتی ہے تو شکر کرتا ہے، اور مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتا ہے۔ آپ اپنی بیروزگاری کو نہ اعمال کی پاداش سمجھیں، نہ نوشتۂ تقدیر سمجھ کر قبول کر لیں۔ سعی ضروری ہے، اس لیے ہاتھ پاؤں مارتے رہیں۔ اور جو نوشتۂ تقدیر ہے، اس سے صبر کی کیفیت حاصل کرتے رہیں۔

۳۔ پلاننگ اور کوشش بھی نوشتۂ تقدیر ہے۔ اسباب ظاہری کے استعمال سے ہی نتائج نکلتے ہیں، اِلاّ